نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۹ — مطبوعہ ۲۷ فروری ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک۔ عـہ

ایضاً دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی عـہ/۲

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

اب کہ کامل دلایل عقلی ونقلی سے یہہ امر متنازعہ فیہ بخوبی پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہی کہ وہ گلگتی کا مردِ مصلوب فی الحقیقت خود یسوع ناصری تھا اور اُسکے مابعد جن بدعتوں نے طرح طرح کے خیالات خلاف عقل والہام اُسکی عدم مصلوبیت ظاہر کرنے کے لئے لوگوں کو سکھلائے اور بتلائے سب کے سب نبیوں اور رسولوں کی شہادتِ صحیح کے مقابلہ میں باطل وعاطل ہیں اب واجب ولازم ہی کہ ہم اُسکے پھر قبر سے تیسرے دن اُٹھنے کے عجیب وعظیم ماجرے کا بیان کریں کیونکہ جیسا اُسکا گنہگاروں کے بدلے میں بحیثیت عیوضی مرنا ضروری امر تھا ویسا ہی مرنیکے بعد اُسکا جی اُٹھنا بھی عہد نجات کے کامل ثبوت کو پہنچنے کے لئے نہایت ضروری تھا۔ اور چونکہ اُسنے بحیثیت نجات خود ان دونوں ماجروں کی پیشین گوئی بار بار کی تھی پس اگر ان دونوں میں سے ایک ماجرا وقوع میں آتا اور دوسرا غیر واقع ثابت ہوتا تو نہ اُسپر اور نہ اُسپر کچھ اعتبار اور نجات بنی آدم کا دار ومدار منحصر ہو سکتا۔ ہمارے لئے ایک ایسے عیوضی اور شفیع کی کامل ضرورت تھی کہ جو بقول قیافا سردار کاہن کے "ہمارے لئے یہہ بہتر تھا کہ ایک آدمی قوم کے بدلے مرے اور نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو" یوحنا ۱۱-۵۰ - اور وہ آدمی مرکر سڑ نہ جائے بلکہ بقول داؤد نبی کے ممکن نہ ہو کہ وہ موت کے قبضہ میں رہے اور ایماندار لوگ اُسکے جی اُٹھنے پر مطمئن ہوکر اپنی قیامت کا یقین رکھتے ہوئے داؤد کے ساتھ ہم آواز ہوکر گاویں کہ اسی سبب میرا دل خوش ہی اور میری زبان نہال ہی بلکہ میرا بدن بھی اُمید میں چین کریگا اس لئے کہ تو میری جان کو عالم غیب میں نہ چھوڑیگا نہ اپنے قدوس کو سڑنے دیگا۔ زبور ۱۶-۹ و ۱۰- لیکن اگر مسیح (اگرچہ وہ معصوم اور بے عیب بّرہ تھا) صرف ہمارے بدلے میں قربان ہوکر موت کے قبضہ میں رہتا اور پھر جی نہ اُٹھتا تو ذرہ بھی اُمید نجات اُسکی ایسی قربانی سے ممکن نہ ہو سکتی اور اگر بغیر مرے اور قربان ہوئے وہ جیتا آسمان کو چلا جاتا تو کوئی گنہگار اُسکے کفارہ ہونیکا خیال تک نہیں کر سکتا لیکن جب دونوں باتیں بخوبی ثابت ہوں تو اُسکے عیوضی ونجات دہندہ وشفیع ہونے میں ذرا بھی شک وشبہ کی گنجایش غیر ممکن ٹھہرتی ہی۔ یہی دو عظیم اور ضروری ماجرے عہد جدید کی گویا اصل طاقت وروح تھے اور مسیح کے رسولوں نے ان ہی باتوں پر اپنی تمام منادی کو منحصر سمجھا۔ اُنکا کوئی وعظ ان دونوں واقعات کے تذکرہ کے بغیر نہیں تھا اور نہ جب سے آجتک کوئی دیندار مسیحی ان دونوں ضروری باتوں کے بغیر اپنے وعظ کو کامل تصوّر کر سکتا ہی۔ جو مسیح پوچھو تو ان دونوں ماجروں کے بغیر مسیحی دین صرف ایک گُل فرطاس کی مانند ہوتا جسمیں رنگ، وخوبصورتی موجود ہو لیکن خوشبو ندارد یا ایک نہایت عمدہ تصویر کی مانند جو خواہ کیسی ہی خوشنما ہو مگر جان ندارد۔ جیسا اُسکے مرنے اور مصلوب ہونے کی نسبت بعض فلاسفروں اور بدعتیوں نے شبہ کیا اور طرح طرح کے بیان اُسکی حقیقی مصلوبیت کو باطل ٹھہرانے کے لئے گئے ہیں ویسا ہی اہل سائنس نے اُسکے جی اُٹھنے کی تردید میں اپنے خام خیالات سے اکثر کتابیں اور رسالے شایع کرکے ہزارہا آدمیوں کو ہلاکت

کا فرزند بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہے مگر شہادت بلاواسطہ اور دلائل عقلی و نقلی کے مقابلہ میں بیہودہ فریق ناکام رہے ہیں اور رہینگے۔ لیکن یہہ بات کبھی رد نہو سکیگی کہ فتح نے موت کو نگل گیا اے موت تیرا ڈنک کہاں اے قبر تیری فتح کہاں +

۱-قرنتھیوں ۱۵-۵۴ و ۵۵ +

قران میں سورہ بقر کی ۶۶-آیت سے یوں معلوم ہوتا ہے" اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اللہ فرماتا ہے تمکو ذبح کرو ایک گائے" اور جب بنی اسرائیل نے موسیٰ سے اُس گائے کی کیفیت استفسار کی تو بقول قران موسیٰ نے کہا کہ "وہ دیکھنے والوں کو خوش آتی ہے"۔ "بدن سے پوری ہے"۔ "اُسمیں کچھ داغ نہیں" وغیرہ جو اس بیان کو مفصل معلوم کرنا چاہے سورہ بقر ۶۶-آیت سے ۷۰ تک پڑھ کے دیکھے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مصنف قران نے توریت کی نقل کی ہے اور حسب عادت کمی بیشی کرکے اپنے کو ملہم ثابت کرنیکی کوشش کی ہے۔ توریت میں گنتی کی کتاب کے ۱۹ باب میں یہہ بیان یوں پہلے سے موجود تھا "پھر خداوند نے موسیٰ اور ہارون کو خطاب کرکے فرمایا یہہ شریعت کا حکم ہے جو خداوند نے یہہ کہتے ہوئے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو کہہ کہ ایک لال گائے جو بیداغ اور بےعیب ہو اور جسپر کبھی جوا نہ رکھا گیا ہو تجھہ پاس لاویں تم اسے الیعذر کاہن کو دو کہ اُسے خیمہ گاہ سے باہر لیجاوے اور وہ اُسکے حضور ذبح کی جائے اور الیعذر کاہن اپنی انگلی پر اُسکا لہو لیکے جماعت کے خیمہ کے آگے کیطرف سات مرتبہ چھڑکے پھر اُسکی آنکھوں کے سامنے وہ گائے جلائی جاوے۔ اُسکا چمڑا اُسکا گوشت اُسکا خون اُسکے گوبر سمیت سب جلایا جاوے پھر کاہن وہاں دیودار کی لکڑی اور زوفا اور قرمز لیکے اُس جلتی ہوئی گائے پر ڈالدے۔ تب کاہن اپنے کپڑے دھووے بعد اُسکے خیمہ گاہ میں داخل ہو اور کاہن شام تک ناپاک رہیگا۔ اور وہ جو اُسے جلاتا ہے اپنے کپڑے پانی سے دھووے اور شام تک ناپاک رہیگا۔ اور کوئی پاک شخص اُس گائے کی راکھہ کو جمع کرے اور خیمہ گاہ کے باہر صاف جگہہ میں رکھ دے یہہ بنی اسرائیل کی جماعت کے لئے محفوظ رہیگی تاکہ جُدائی کے پانی میں ملائی جاوے یہہ گناہ سے پاک ہونے کے لئے ہے۔ گنتی ۱۹ باب ۱ سے ۹-آیت تک یہہ تمام احوال مسیح کی قربانی سے متعلق ہے جو بیداغ اور بےعیب ہوکر گنہگاروں کی عیوض میں ذبح کیا گیا۔ لیکن یہہ مطلب عمیق مصنف قران کے خیال میں نہ آیا اور اُسکو نقل کرنے میں اُسکے خاص معنی و مطلب سے بےبہرہ رہا۔ معلوم نہیں کہ اُسنے عمداً یا سہواً ایسا کیا۔ لیکن اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں کہ اُسنے جانا کہ اگر توریت کے بیان میں کچھہ نئی بات اپنی طرف سے نہ ملادے تو لوگ اُسپر سرقہ کا گمان کرینگے۔ توریت میں اُس احوال کا علامتی مضمون پُر مطلب ہے لیکن قران میں اُسکی نقل خالی از مطلب ہے +

ہمعصر اخبار عام نے بہت ہی بجانکتہ چینی کی اور نہایت معقول اعتراض کیا ہے۔ جب امیر کابل کی نسبت اُس نے لکھا کہ امیر نے شراب کھینچنے کی کلیں جو ولایت سے منگوائی تھیں وہ سب کابل پہنچ گئیں۔ چونکہ افغانستان کی سرزمین میوہ جات کے لئے نہایت موزوں واقع ہوئی ہے اس لئے رمانی۔ انگوری۔ کشمشی بادامی۔ وغیرہ اس قسم کے الفاظ ہیں جو کابلی شراب کے لئے نہایت مناسب معلوم ہونگے۔ یہہ بھی سُنا گیا کہ عنقریب ولایت سے ماہران فن بھی بلائے جائینگے جو ہر قسم کی شراب کھینچ سکتے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ اس بات پر افسوس ہے کہ امیر کابل پابند شریعت اسلام ہوکر صرف روپیہ حاصل کرنے کے لئے اس ناجائز تجارت کو جائز رکھینگے۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو یہہ بھی ضرور چاہئے کہ حکماً ہر سکہ پر مصرعہ ذیل کندہ کرکے لگا دیا جائے۔ ع

دین بہ یک جرعہ فروشید مے ارزاں شد است

(نورافشاں) تعجب نہیں کہ کابل کے مُلاؤں نے سورہ نحل کی آئت پڑھکر امیر صاحب کو سُنادی ہو اور اُنکی تسلی کردی ہو جسمیں لکھا ہے ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا +

ریاض ہند ۷ فروری میں غلام نبی امرتسری کا ایک مضمون بعنوان (خیال کی صحت) شایع ہوا ہے جسمیں راقم نورافشاں کے اُن مضامین مندرجہ ایڈیٹوریل ہائے سنہ کی نسبت جو مسیح کی عدم مصلوبیت از روئے قرآن و مصلوبیت از کتب مقدسہ کے بارہ میں شایع ہوئے ہیں مضطرب ہو کر زبان درازی فرسائی کی ہے مگر بجز قرآن کے مخالف اور معترض لوگوں کو طعن کرنیکے تاحال کوئی دلیل بیان قرآن کی تصدیق اور کتب مقدسہ کے بیانات کی تردید میں خود نے نہیں لکھی لیکن مولوی چراغ علی صاحب بہادر حیدر آبادی کے کسی جواب کا جو کسی میں اُنہوں نے اس اعتراض کی نسبت لکھا تھا حوالہ دیا اور اُن کی علمیت کی بڑی لمبی چوڑی مدح سرائی کرکے اُسکے دوبارہ شایع ہونیکی درخواست کی ہے۔ خیر جب وہ جواب شایع ہوگا دیکھا جائیگا راقم مضمون نے اس اعتراض کو پُرانا درست کہا کیونکہ قرآن کی تصنیف کے وقت ہی سے شُبہ لہم کی تردید ہر زمانہ کے مسیحی کرتے آئے اور آجتک کرتے ہیں اور آخر تک اسکی تردید کرتے رہینگے۔ ہم نہیں کہ مولوی چراغ علی صاحب نے کون سے منطق سے صاف و صریح بیانات مصلوبیت مسیح کو اور قرآن کی آیت وما قتلوہ وما صلبوہ کو مطابق کیا ہے۔ ہم بھی اس تطبیق کو معلوم کرنے کے از حد مشتاق ہیں +

ہمعصر آفتاب پنجاب ۱۰ فروری میں ایک مضمون بعنوان عیسائی مذہب میں چوہڑوں کا داخلہ" ہمارے مطالعہ میں گذرا جسکو ہم نے اوّل سے آخر تک بغور پڑھا ہمعصر موصوف فرماتے ہیں کہ پادری صاحبوں کی ایک کانفرنس لاہور میں اس امر پر غور ہونے والی ہے کہ آیا قوم خاکروب کو مذہب عیسائی میں داخل کرنے سے کچھ فایدہ متصور ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اسکے جواب میں فرماتے ہیں کہ" ہمارے نزدیک ان لوگوں کا داخلہ کسی فایدہ کی اُمید بخشنے سے بجائے اُلٹا نقصان کی اُمید ضرور متصور ہے" اس کے ثبوت میں لکھتے ہیں کہ" مخالف مذہب والوں کو کہنے کے لئے بات ہوجائیگی کہ جب اور کسیطرح کامیابی نہ ہوئی تو آخر بھنگیوں کی قبولیت سے دین کی رونق اور برکت تجویز کی گئی" پھر

چلکر کہتے ہیں کہ جب حبشی کوٹ پتلون ڈاٹ کر اور چرٹ مُنہہ میں دبا کر بازاروں میں گشت کرنے لگے تو اُن چوہڑوں کو کیوں رشک پیدا نہ ہوگا۔ وہ بھی اس عزت کو حاصل کرنا چاہینگے اور جب سب آسمانی باپ کی بادشاہت میں داخل ہوجائینگے تو اہل شہر کے .... کون صاف کریگا وغیرہ وغیرہ *

جہانتک ہم نے نفس مضمون پر غور کیا ایک خودغرضی اور دنیاپرست شخص کی تنگ حوصلگی کی بو سراسر آتی ہے۔ ہمعصر کو الہی خیالات اور گنہگاروں کے عام انتظام نجات سے اگر بہرہ اور بنی نوع کے ساتھ ہمدردی ہوتی تو ایسا ہرگز نہ لکھتے۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ رب العالمین ہے اور سبھوں کا آسمانی باپ ہے اور کل بنی آدم کو اُسنے ایک ہی لہو سے پیدا کیا سب کے سب گنہگار اور نجات اور معافی گناہ کے محتاج ہیں اور اُس الہی نجات میں جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے تیار ہوئی سب کا حصہ ہے۔ خدا صورت و دولت ذات لیاقت وعلمیت اور پیشہ کو نہیں دیکھتا مگر ہر فرد بشر کے دل پر نظر کرتا ہے۔ انجیلی انتظام شروع سے یہہ ہی مقرر رہا ہے کہ اُسمیں پہلے ادنیٰ اور غریب وحقیر لوگوں کو دعوت ہوتی اور اُسکی خاصیت یہہ ہے کہ وہ ادنیٰ کو اعلیٰ اور حقیر کو مُعزز اور رذیل کو شریف بنادیتی ہے۔ مسیحی مذہب غیر قوموں کے بات بنانے کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ ہمارے نزدیک آپ کا یہہ خوف کرنا کہ اگر سب چوہڑے مسیحی ہوجائینگے تو میلا کون صاف کریگا محض بے بنیاد ہے۔ کیا ولائت میں خاکروبوں کے مسیحی ہونے سے وہاں یہہ کام بند ہے؟ اگر چوہڑے رشک کرینگے تو اُنکے لئے بھی دروازہ کھلا ہے۔ ہاں ایک بات ضرور ہے کہ وہ لوگ بدل حقیقی ایمان کے ساتھ مسیحی ہوں پتلون جاکٹ چرٹ وغیرہ کے شایق ہوکر صرف ایسی باتوں کو مسیحیت کا لازمہ نہ سمجھیں ہم اپنے معزز ہمعصر کو پہلے قرنتیوں کے پہلے باب ۱۷۔ آیت سے آخر باب تک پڑھنے پر متوجہ کرکے اِس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ پولوس رسول فرماتا ہے " اے بھائیو تم اپنی طلابت پر نگاہ کرو کہ اُس میں دُنیا کے بہت سے حکیم اور بہت مقدور والے اور بہت اشراف شامل نہیں ہیں مگر خدا نے دُنیا کے بیوقوفوں کو چُن لیا تاکہ حکیموں کو شرمندہ کرے اور خدا نے دُنیا کے کمزوروں کو چُن لیا تاکہ زورآوروں کو شرمندہ کرے اور دُنیا کے کمینوں اور حقیروں کو اور اُنکو جو شمار میں نہیں آتے چُن لیا تاکہ اُنہیں جو شمار میں ہیں ناچیز کر ڈالے کہ کوئی بشر اُس کے آگے گھمنڈ نہ کرسکے لیکن تم یسوع مسیح میں ہو کے اُسکے ہو کہ وہ ہمارے لئے خدا کیطرف سے حکمت اور راستبازی اور پاکیزگی اور خلاصی ہو تاکہ جیسا لکھا ہے کہ جو فخر کرے خداوند پر کرے *

گذشتہ نمبر میں ناظرین نور افشاں نے نامہ نگار فیروزپور کی ایک چھٹی کو پڑھا ہوگا جسمیں منشی فضل الدین صاحب ایڈیٹر اخبار الصدیق فیروزپور کے بپتسما کا ذکر ہوا تھا۔ جیسا کہ دستور ہے لوگ اُنکی نسبت طرح طرح کے خیالات ظاہر کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ اُنہوں نے مذہب کو ایک سرسری کھیل سمجھا اور بے سوچے سمجھے اور بلا تحقیق کامل ملت اسلام کو چھوڑکر مسیحیت کو اختیار کرنے سے اپنے نفس پر بیرحمی کی اور کوئی اُنکے اقربا کو مطمئن رہنے کے لئے کہتا ہے کہ وہ سیماب طبع نوجوان ہیں لہذا مطمئن رہنا چاہئے کہ وہ جلد واپس آئینگے۔ ہم منشی صاحب کی چھٹی کا ترجمہ بصیغہ مراسلات پنجاب مشن نیوز سے نقل کئے دیتے ہیں جو اُنہوں نے اپنے ایک عیسائی دوست کو لکھی ہے جس سے معلوم ہوگا کہ آیا ایسی باتیں سیماب طبع آدمی کے دل سے نکلتی ہیں۔ یا ایسے شخص کی باتیں ہیں جسنے بلا تحقیقات اپنے کو ایسی مصیبتوں اور امتحانوں کی حالت میں مبتلا کیا ہے اور مسیحی استقلال کے ساتھ ثابت قدمی سے سب باتوں کی برداشت کرکے اپنی مسیحی صلیب کو اُٹھائے ہوئے ہیں؟ مسیحی ناظرین نور افشاں منشی صاحب موصوف کے لئے دُعا کریں کہ وہ اُس خداوند پر بھروسا رکھکے جو اپنے لوگوں کی آزمائشوں میں ہمدرد اور آخر تک بچانے میں وفادار ہے موجودہ اور آئندہ امتحانوں میں ثابت قدم رہ کے آخر تک اُسکے وفادار خادم بنے رہیں *

پل تواریخ

اس نویں صدی کا ہم کیا نام رکھیں؟ کیا یہہ دریائی محراب کی مانند تیرہ و تاریک ہے؟ نہیں۔ خدا کا شکر ہو کہ ایک مبارک روشنی کا پرتوہ اِس محراب پر پایا جاتا ہے۔ پس ہم اسکو الفرڈ بادشاہ کی محراب کہینگے جسکو ہم سکسن آزادی کا بانی کہتے ہیں۔ یہہ وہی بادشاہ ہے جسنے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ہر ایک انگریز اُس ہوا کی مانند جس سے ہم سانس لیتے ہیں آزاد ہو بعض کا قول ہے کہ اُسنے یہہ بات نہیں کہی لیکن ہم یہہ یقین کرتے ہیں کہ اُسنے یہہ کہا کیونکہ ہم انگریزی آزادی سے محبت رکھتے اور یہہ خیال کرنا مرغوب خاطر ہے کہ کیونکر الفرڈ اُس نوخیز و نوزاد آزادی پر متبسم ہوا جبکہ وہ پیدا ہوکر اپنے گہوارہ میں تھی اور وحشی لیکن شایق دایئوں یعنی سکسن آباواجداد کے زیر حفاظت رہی۔ الفرڈ کی وفات کے بعد اکثر دفعہ اُسکے ساتھ بدسلوکی کی گئی۔ بعض اوقات ظالم بادشاہوں نے اُسکی پشت پر خنجر مارا اور بہت دفعہ اَوروں نے اُسکی کمر میں کٹار مارا لیکن کوئی اُسکو مہلک ضرب نہ لگا سکا۔ تاہم اکثر وہ ایک گھٹنے پر اور بعض وقت دونوں گھٹنوں کے بل گر پڑی اور کئی بار پچھڑ بھی گئی۔ بیشک اُسنے ایک مستقل مزاج پایا تھا کیونکہ اُسنے ہمیشہ اُٹھنے اور پھر بدستور اپنے پاؤں پر کھڑے ہونیکی کوشش کی۔ اُسکے عالم شباب میں ہمپڈن نے اُسکا دہنا ہاتھ پکڑا۔ اور فتحمند لڑائی کے میدان میں اُسکی رہبری کی۔ ملٹن صاحب نے ایک دم فزا اور خوشنوا نغمہ اُسکے کان میں گایا اور اب وہ پوری اپنی انسانیت کے درجہ کو پہنچ گئی ہے۔ انگلش آزادی کی مانند آجکل دُنیا میں کوئی آزادی نہیں ہے۔ ہاں امریکن آزادی اسکے ہمسر ہے۔ خدا کا شکر ہو کہ اب بیچارے حبشیوں کو غلام بنانے کا قانون موقوف کیا گیا ہے۔ کیا گورے لوگ حبشیوں کو اپنے برابر جانکر اُنسے یکساں سلوک کرتے ہیں؟ تم میں سے کوئی جواب دیگا کہ ایسا کرنے کو ابھی اُنہیں اور فرصت درکار ہے۔ بہتر ہے کہ میں بھی گورے لوگوں کو فرصت دینے پر رضامند ہوں کہ کالوں سے اُنکی نفرت رفع ہوجائے۔ یقیناً اِس فرصت کی اُنکو ضرورت بھی ہے۔ مجھکو تمام

جہان کی آزادیوں میں انگلشیہ آزادی مرغوب و مطلوب ہے اور میں چاہتا ہوں کہ بیچارے اہل فرانس بھی ایسی آزادی حاصل کرکے اسکی حفاظت بھی کریں۔ اگرچہ اہل فرانس بہت کچھ انسانی آزادی کی نسبت کہتے ہیں تو بھی اُنہیں کوئی گلیڈسٹون بہم نہیں پہونچا جو اہل حرفہ کی حق رسانی کے لئے فرماوے کہ وے ہمارے ہم گوشت وخون ہیں۔ ایسی باتیں کسی وزیر اعظم نے انگلستان میں کبھی نہیں کہیں۔ مقام شکر ہے کہ خدا نے انگریزوں کے آباواجداد کے دلوں کو مضبوط کیا کہ اس آزادی کے حاصل کرنیکے لئے ستونوں سے باندھے جانے اور قید و مصیبت میں پڑنے کو رضامند تھے اور اُسکے لئے جد وجہد کرکے ایسی مضبوطی سے اُسکو قایم کیا کہ اب اُسکے گرنیکا کچھ خوف نہیں رہا +

مُراسلات

ترجمہ چٹھی منشی فضل الدین صاحب

کل شام کو آپ کی دُعائیں مستجاب ہوئیں۔ میں نے آخری قدم بڑھایا اور مسٹر جونس کے ہاتھ سے کماحقہٗ اصطباغ حاصل کیا۔ لیکن اب امتحان وآزمایش کا وقت ہے۔ میرے عزیز واقارب جو مجھکو پیار کرتے تھے گریہ کناں میرے پاس آتے ہیں گویا میں اُنکے نزدیک مرگیا اور گم ہوگیا ہوں میرے والدین بھائی اور میری بی بی تمام رات نہیں سوئے اور رونے میں رات بسر کی ۔۔۔۔ سخت مصیبت میں گھرا ہوا ہے ایک جانب تو وہ میرے لئے غم کرتا ہے اور دوسری جانب اُسپہ میری بخوبی خبرداری نکرنے اور چھوڑ دینے کا الزام دیا جاتا ہے لیکن اس بارہ میں اسکو ملزم ٹھہرانا نہ چاہیے کیونکہ ایک مرتبہ میں نے اپنی زندگی میں اس بات کو اپنی کمزوری کے باعث پوشیدہ رکھا اور اُسکو مطلع نہیں کیا جبتک کہ وقت نہ آیا اور تب بھی اس بات کو صرف بذریعہ چٹھی کے ظاہر کیا میں نے یہہ پیشبندی صرف اس لئے کی کہ میں ڈرتا تھا مبادا کچھ ایسا واقع ہو جو میرے قصد کو بدل ڈالے۔ اُنکے غم والم اور سخت ماتم کو دیکھنا بڑے افسوس کی بات ہے۔ لیکن میں اب خدا کے فضل سے اپنے تئیں سلامت ومحفوظ معلوم کرتا ہوں۔ کیا یہہ ممکن نہ تھا کہ اخیر قدم سے پہلے ایسا غمناک منظر میرے مصمم ارادہ کو جنبش دے سکتا تھا؟ میرے اس قدم بڑھانے پر شہر میں ایک شور وغل برپا ہوگیا ہے۔ کل رات کو اور آج بھی بہت لوگ مجھے ملنے کو آئے بعض اُنمیں سے روتے تھے اور بعض اپنے خیال میں میری دیوانگی پر ہنستے تھے۔ میں خدا کے فضل سے تاحال مستقیم ومضبوط ہوں اور آخر تک رہونگا۔ اُنہوں نے ابتک صرف بہکاوٹ کی ملایم باتوں کا استعمال کیا ہے اور مار پیٹ تک نوبت نہیں پہنچائی۔ لیکن اب ایذا رسانی عنقریب ہیبتناک طور پر پیش آنیوالی ہے۔ اب میری جان گھبراتی ہے اور میں کیا کہوں کہ اے باپ مجھے اس گھڑی سے بچا لیکن میں تو اسی گھڑی کے لئے آیا ہوں یوحنا ۱۲-۲۷ میں بجز دُعا مانگنے کے اور کیا کرسکتا ہوں باپ میری مدد کر خداوند میری مدد کر ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں فی الحال قابل استہزا ٹھہرا ہوں اور شاید لعنت ملامت سہنے کو ہوں۔ مجھے لازم ہے کہ یہہ سب کچھ سہوں اور آزمایش میں ثابت قدم رہنے کی کوشش کروں۔ لیکن میں صرف اپنے اوپر بھروسا نہیں رکھ سکتا۔ خداوند میری مدد کریگا میں چاہتا ہوں کہ تھوڑے عرصہ کے لئے میں یہاں سے چلا جاؤں تاوقتیکہ ہنگامہ رفع ہو جائے۔ ایسی آزمایشیں دل کو مضبوطی بخشتی ہیں لیکن بعض اوقات اُسکو کمزور کرتی ہیں اور اسی لئے ہمیں آزمایشوں سے بچنا چاہیئے۔ میں اپنے آئندہ حال کو نہیں جانتا صرف خدا کو معلوم ہے لیکن یہہ ظاہر ہے کہ میں ہر ایک بات کے لئے گم شدہ ہوں۔ میں خارج کیا جاؤنگا۔ میراث سے محروم اور میری بی بی سے بے تعلق ہوؤنگا۔ اپنے اکلوتے فرزند سے جدا اور اپنے اقربا سے مہجور اور رسوا کیا جاؤنگا۔ فی الحقیقت میں اب معلوم کرتا ہوں کہ کسی شخص کا اپنی صلیب اُٹھانا اور مسیح کے پیچھے ہولینا کیا ہے۔ میں بالکل بے دل نہیں ہوں خدا میری مدد کرے اور آزمایشوں سے مجھکو فتحمندانہ باہر نکالے +

مسٹر ایڈیٹر

اگر آپ مناسب سمجھیں تو مضمون ذیل درج اخبار فرماکر بندہ کو ممنون فرماویں +

سر ولیم ہنٹر فرماتے ہیں کہ گذشتہ دس برسوں میں یعنی من ابتدای ۱۸۸۱ء لغایت ۱۸۹۱ء گورنمنٹ آف انڈیا نے جو نہ عیسائی نہ غیر عیسائی بلکہ خالص ایک سول گورنمنٹ ہے جسکو کسی کی طرفداری نہیں بلکہ جسکی نیت صرف یہہ تھی کہ اپنے افسران ماتحت کی ہدایت کے لئے تحقیق حق کرے۔ واقعات ذیل دریافت کئے ہیں۔ یعنی دس برسوں میں من ابتدای ۱۸۸۱ء لغایت ۱۸۹۱ء ہندوستان کی عام آبادی بحساب کچھ کم ۱۴ فیصدی بڑھی مُسلمان بحساب کچھ کم ۱۱ فیصدی بڑھے۔ ہندو بحساب کچھ کم ۱۴ فیصدی بڑھے۔ لیکن عیسائی کل فرقوں کے ہرنسل اور ہر قوم کے کچھ اوپر ۳۰ فیصدی بڑھے۔ نیٹو کرسچن اُس کلیسا کے ممبر کا جو مشنریوں کی کوشش سے قائم ہوئی نہ مثل عام آبادی کے بحساب ۱۴ فیصدی بڑھے نہ مثل مسلمانوں کے ۱۱ فیصدی نہ مثل ہندؤں کے ۱۴ فیصدی نہ مثل عیسائی آبادی مشمول یورپئین ۳۰ فیصدی بڑھے بلکہ اسی ایام میں اُنکی تعداد بحساب ۸۶ فیصدی بڑھی ہے۔ منقول از انڈین مسینجر مطبوعہ ۹ فروری ۱۸۹۱ء

راقم۔ اکبر مسیح مختار۔ از باندہ

نارووال میں قدمونکا میلہ

(۱۳ و ۱۴ فروری ۱۸۹۱ء)

ہوا ملک برباد ہندوستان	جہالت ہو ایسی لگا نا کہاں
جہالت ترا ستیاناس ہو	یہی تیرا دُنیا میں کیا تھا مکان؟
سبھی ممالک سے ہوکر فرار	کیا تونے آرام اچھا یہاں
قدم تیرے اکبار جمجا جہے	نہ ہو راستی اور ایمان وہاں
وہاں دین وایمان کا کام کیا	جہاں تیرے قدموں کے ہوویں نشاں
نہ ہو قید سے تیری آزادگی	خداوند جبتک نہ ہو مہرباں

مندرجہ عنوان نام ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی قسم کا میلہ

قدموں کا میلہ کسی نامعلوم مجہول الاسم فقیر کے قدم لگے ہوئے ہیں۔ یہہ میلہ بھی موضع بریار تحصیل رعیہ میں ہوتا تھا۔ مگر ۲۰ یا ۲۵ برس کا عرصہ گذرتا ہو کہ وہاں سے انتقال کرکے یہاں جم لیا۔ ایک مکان بنا ہوا ہو۔ جسکے اندر ایک چبوترہ ہو۔ اسکے اوپر دو بھرائی (ڈھول بجانیوالے) بیٹھ جاتے ہیں۔ سامنے چراغ جلالیتے ہیں۔ ہندو اور محمدی بھائی اور اُنکی عورتیں اُنکے سامنے چڑھاوا چڑھاتے سجدے کرتے پیشانی رگڑتے اور منتیں مانتے ہیں۔ عموماً دیہاتی لوگ ہوتے ہیں۔ جو دور دور سے آتے ہیں۔ یہہ محمدیوں کی خدا پرستی ہو!!! میں شرم دلانے کو کہتا ہوں۔ کہ اسی شیخی پر وحدانیت کا دم بھرتے ہو۔ کیا یہہ صریحاً شرک اور بت پرستی نہیں۔ آؤ بھائیو خدا کا خوف کرو اس بیہودگی کے ساتھ فحش اسقدر۔ الاماں۔ کان بھی نہیں سن سکتے۔ یورپ اور امریکہ میں اشاعت اسلام کے واسطے ہندوستان کے محمدی مشن کی تجویز کررہے ہیں۔ اور اُنکے اپنے گھر میں یہہ حال ہو۔ کیوں نہیں پہلے اپنے گھر کو سدھارتے اگر کچھ خوبی اور سچائی ہو۔ تو اپنے ہم مذہب بھائیوں کو اول فیض پہنچاؤ۔ امریکہ میں جاکر آپ کیا کرینگے۔ گھر میں تو اندھیرا اور تاریکی ہو۔ باہر کیا دکھاؤ گے +

اس میلہ میں اگر کوئی قابل دید نظارہ تھا تو واعظان انجیل کا مجمع تھا۔ میلہ کے شمال کیطرف تو پادری لارنس صاحب مسیحی مناداوں کو لئے بیٹھے تھے۔ جانب جنوب پادری ڈیمن صاحب راحت دل گیت کی کتاب سے پنجابی بھجن گائے جاتے تھے۔ اور باری باری انجیل ابدی کا ڈھنڈھورا دیا جاتا تھا۔ سیکڑوں بلکہ ہزاروں سامعین سُنتے تھے۔ اکثر تو شوق سے مگر بعض تماشبین تھے۔ بہرطور اُنکے کانوں تک مسیحی نجات کی بشارت پہنچائی گئی منکے کشت دل میں کلام کا بیج بویا گیا۔ خدا اُگادے اور بار ور کرے +

میلہ کے درمیان دو بجے دن کے گھنٹہ بجایا گیا۔ دیہات کے اکثر مسیحی جو میلہ میں آئے ہوئے تھے۔ اور جنکو معلوم تھا۔ یا جنکے کانوں تک گھنٹہ کی آواز پہنچی سب کے سب مشن سپتال کے صحن میں عبادت کیواسطے آن جمع ہوئے۔ جتنے بندگی میں شریک ہوسکے وہ ۲۰۰ تھے۔ پادری نثار علی اور مسٹر احسان اللہ نے نصیحت فرمائی۔ اور پادری ڈیمن صاحب نے دُعا کی +

شام کے قریب بندہ واعظ میلہ میں پھر رہا تھا۔ اُسوقت ایک نہایت افسوسناک نظارہ دیکھا۔ وہ دیہاتی شراب میں ایسے بدمست بیہوش پڑے تھے کہ سُدھ کی کچھ خبر نہیں۔ ایک تو بالکل ننگا مادرزاد ہورہا تھا۔ بھلے مانس تو دیکھکر ہٹ جاتے تھے۔ مگر بعض اُنکے ساتھی اُنکو اُلٹ پلٹ کرتے تمسخر کرتے اُٹھاتے مگر وہ تو دُنیا ومافیہا سے بیخبر دختر رز کے ہم آغوش ہورہے تھے +

واعظ

سارے گنا ہگار بچے ہیں صلیب سے

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں نمبرہ جلد ۱۸)

پیارے اڈیٹر !۔

گرفتاران پنجۂ (شُبّہ لہم) اسقدر مشتبہ الحواس ہورہے ہیں کہ اپنی ہی کتاب کے الفاظ پر غور نہیں کرتے۔ بھلا انجیل مقدس کی کیوں ماننے لگے۔ آج ہم چاہتے ہیں کہ اُنکو مندرجہ ذیل قران کی آئت پر متوجہ کریں۔ یقتلون النبین بغیر الحق (ترجمہ) اور مارڈالتے تھے پیغمبروں کو ناحق۔ یاد رکھنا چاہئے کہ عربی گرامر میں بخلاف اُردو۔ فارسی۔ انگریزی کے نمبر گنتیت تین ہیں۔ یعنی واحد (۱)۔ تثنیہ (۲)۔ جمع (۳)۔ واحد ایک پر دلالت کرتا ہو۔ تثنیہ دو پر۔ اور جمع دو سے زیادہ پر اب ہم دیکھتے ہیں کہ لفظ نبیّین کس کمیت کیواسطے عربی گرامر میں وضع کیا گیا اور اُسکا موضع کیا ہو؟۔ اور قرآن کی مندرجہ بالا آئت میں کس معنی سے استعمال کیا گیا ہو۔ معلوم ہو کہ لفظ نبی واحد ہو اُس کا تثنیہ نبیَّینَ بفتح ثالث۔ پھر دو سے زیادہ کیواسطے نبیّینِ بالکسر ثالث +

اگر یہہ قرانی آئت عربی گرامر کے رو سے صحیح ہو تو ہمارے خداوند یسوع مسیح کا مصلوب ہونا اسی آئت سے محمدیوں کے واسطے ثابت ہوگیا۔ کیونکہ وہ بتا نہیں سکتے کہ سوائے ذکریا اور یحیی کے اور کوئی نبی مقتول ہوا۔ پس ضرور تھا یہودیوں کا وہ اقرار کہ ہم نے مسیح کو قتل کیا محمدیوں کو ماننا فرض عین ہو اور اگر اُسے نہ مانیں تو قرآن کی یہہ آیت غلط ہو۔ کیونکہ تثنیہ کے بدلے جمع کا صیغہ استعمال کیا۔ لیکن ہماری رائے میں دونوں شقوں کی شکل بہتر اور انسب یہی ہو کہ جہانتک ہوسکے قرانی آئت کو غلط نہ ٹھہراویں اور اسی کی ہدائت سے مصلوب مسیح پر ایمان لاویں۔ لیکن کوئی محمدی شاید یہہ کہے کہ اگر ہم مسیح کی مصلوبی کو مانکر اس آئت کو غلطی سے محفوظ رکھیں تو شُبّہ لہم والی آیت کو غلط کہنا پڑیگا اُسکا جواب یہہ ہو کہ اگر آپ مسیح کی مصلوبی کو مان لیں تو شُبّہ لہم والی آیت بھی درست ہوسکتی ہو بشرطیکہ شبہ میں نہ پڑو دیکھئے ما قتلوہ وما صلبوہ میں دو نفی ہیں یعنی ما ما جسکو اُردو میں نہیں نہیں کہتے ہیں پس دو نفی سے ایک اثبات ہمیشہ حاصل ہوتا ہو۔ جناب من محمد صاحب کی ترکیب اور عثمان کی ترتیب کو آپ نہیں جان سکتے۔ تاوقتیکہ شبہ لہم کی ضمیر کو اپنی طرف راجع نہ ہونے دو ہرگز نہیں پہچان سکتے کہ اس کہہ مکرنی میں کیا بھید ہو۔ کاش کہ خداوند آپ تمہاری عقلوں کو روشن کرے تاکہ اس شُبّہ لہم کی تاریکی سے آفتاب صداقت کی روشنی میں آؤ +

کیدارناتھ۔ مدرسہ علم الٰہی سہارنپور

بائیبل کا الہامی ہونا

یہہ کتاب اپنی گواہ آپ ہو۔ وہ اپنے بھیل آپ ہی لاتی ہو اور اپنے بیان آپ ہی کرتی ہو۔ ہمارے لئے بڑی مشکل یہہ ہو کہ ہم اسکو پڑھتے نہیں۔ اسکو دیکھتے نہیں اور نہ اسکو سمجھتے ہیں۔ یہہ افسوس کی بات ہو۔ کہ تم مشکل سے کسی دعا بندگی میں مشغول ہوتے ہو مگر تم غالباً کتاب مقدس کے حوالے سنتے ہو جو نہ بائیبل میں ہیں اور نہ کبھی تھے اور اُنکے ساتھ بعض ایسے حوالے ہونگے جو غلطی سے لئے گئے ہیں۔ غلط سمجھے گئے ہیں اور غلط اُنکا لگاؤ ہوا ہو جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ لوگ بائیبل کو

نہیں پڑھتے ہیں۔ اور نہ اُسکو سمجھتے ہیں اور سب سے بری بات یہہ ہے کہ سننے والوں میں سے آدھے سے زیادہ لوگ کوئی غلطی معلوم نہیں کرینگے۔ ہمیں بائبل کے پڑھنے میں اسکی تحقیقات کرنے اسکا مطالعہ کرنے اسپر یقین کرنے اور اسپر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور ہمیں معلوم ہو جائیگا کہ یہہ ہماری روحوں کو پاک کرنیکی طاقت سے بھرپور ہے اور کہ وہ کھوئے ہوؤں اور ہلاک ہونے والوں کے لئے نجات کا کلام ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ بائبل میری سمجھ میں نہیں آتی میں اسے پڑھتا ہوں پر کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ تم بائبل کو کسطرح سے پڑھتے ہو۔ خیر میں کبھی کبھی اسکا ایک باب پڑھتا ہوں کبھی کبھی یہاں اور کبھی کبھی وہاں سے پڑھتا ہوں۔ فرض کرو کہ تمہارا لڑکا مدرسہ سے گھر میں آکر کہے کہ میں اس حساب کی کتاب کو نہیں سمجھ سکتا اسکا مضمون صاف نہیں ہے۔ تم اس سے کہوگے کہ تم نے یہہ کسطرح سے پڑھا اچھا میں نے تھوڑا شروع میں پڑھا اور پھر کچھ درمیان سے اور پھر کچھ اِدھر کچھ اُدھر سے اور کچھ آگے اور کچھ پڑھتا گیا۔ لیکن یہہ میری سمجھ میں نہیں آتی۔ تم اسے کہوگے میرے بیٹے حساب سیکھنے کا یہہ طریق نہیں ہے۔ تمہیں شروع میں آسان قاعدوں کی مشق کرنا ہر ایک اصول کو سمجھنا ہر ایک قاعدہ کو سیکھنا ہر ایک سوال کو حل کرنا ضروری ہے۔ پھر ساری کتاب جوں جوں پڑھتے جاؤگے تمہاری سمجھ میں آتی جائیگی۔ جب تم کوئی فسانہ پڑھتے ہو کیا تم درمیان سے شروع کرتے ہو۔ اور ایک صفحہ اِدھر سے اور ایک صفحہ اُدھر سے پڑھتے ہو۔ اور اِدھر اُدھر سرسری طور سے پڑھتے ہو۔ اور پھر کہتے ہو کہ یہہ کتاب میری سمجھ میں نہیں آتی۔ نہیں تم پہلے سے شروع کرکے ہر ایک سطر اور ہر ایک صفحہ پڑھتے جاتے ہو تاوقتیکہ تم خاتمہ تک پہنچتے ہو کبھی کبھی لوگ فسانہ کے ایک یا دو کالم کسی اخبار میں چھپوا کر شیرینی بتلاتے ہیں اور اسکے آخر میں تم یہہ پڑھوگے (اس دلسوز فسانہ کا بقیہ فلانے اخبار میں ملیگا) اور تم اُسیوقت مطبع میں جاتے ہو اور اس فسانہ کا خاتمہ معلوم کرنے کیواسطے اس اخبار کا ایک پرچہ خریدتے ہو۔ کیوں تم اسطرح بائبل کو لیکر نہیں پڑھتے ہو کیوں تم زندہ خدا کے سچے کلام پر ویسا ہی دھیان نہیں لگاتے۔ جیسا ایک آدمی کی جھوٹی کہانی پر۔ کیوں تم بائبل کو لیکر اور شروع سے انجام تک پڑھکر نہیں دیکھتے کہ اسکا کیا انجام ہے۔ تم اسکو سب سے عظیم الشان اور سب سے زیادہ دلسوز بیان پاؤگے جو دُنیا میں کبھی نہیں ہوا۔ کبھی کبھی تم کو سارے فسانہ کے پڑھنے کی فرصت نہیں ہوتی تو تم صرف پہلے ایک دو باب اس مطلب سے پڑھتے ہو تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہہ کہانی کسکی بابت ہے۔ اور تب صفحوں کو عبور کرکے آخر کے باب پڑھتے ہو۔ اور معلوم کر لیتے ہو کہ کون مقتول ہوا۔ پھانسی کسکو ملی اور شادی کسکی ہوئی۔ پھر تم بقیہ قصے پر قیاس دوڑا سکتے ہو کیونکہ عموماً سب کہانیوں کے درمیان ایک ہی سا بھوسہ بھرا ہوا ہے۔ کیوں تم بائبل کے واسطے اتنا بھی نہیں کرتے ہو۔ شروع سے پڑھو اور پڑھتے جاؤ تاوقتیکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہہ کتاب کسکی بابت ہے۔ تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ ساری کتاب میں ایک شخص کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اگر تم کسی انگریزی جہاز کے احاطہ میں جاؤ یا کسی انگریزی جہاز پر سوار ہو اور اسکا ایک ٹکڑا اُٹھاکر اسکا ملاحظہ کرو تو تمہیں اسمیں ایک لال دھاگا ملیگا جو ساری رسّی کے درمیان چلا جاتا ہے۔ پس اگر اس رسّی کا ایک ٹکڑا چرایا جائے اور اُسکو ذرہ ذرہ کیا جائے پھر بھی ہر ایک ذرہ میں وہ نشان پایا جائیگا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی کا ٹکڑا ہے۔ ایسے ہی حال بائبل کا ہے۔ تم اسکو ہزارہا ٹکڑے کر دو اور پھر بھی تم اس میں ایک ہی خیال اور ایک ہی بھاری واقعہ جاری پاؤگے تم ہمیشہ اس میں ایک ہی بڑے شخص کا اشارہ اور ذکر پاؤگے وہ عورت کی نسل جو شیطان کے سر کو کچلیگا ابراہام کی نسل جس سے دُنیا کی تمام قومیں برکت پاوینگی۔ داؤد کی نسل جو داؤد کے تخت پر جلوس فرمائیگا اور ہمیشہ کے لئے حکومت کریگا۔ وہ حقیر اور مردود مصیبت زدہ وہ مرد غمناک خدا کا مسیح جو کہ بیت لحم میں پیدا ہوا۔ کلوری میں صلیب دیا گیا۔ یوسف کی قبر سے فتحمند ہو کر اُٹھا خدا کے دہنے ہاتھ پر بیٹھنے کیواسطے آسمان پر چڑھا اور جو پھر دُنیا کے انصاف کرنیکے اور اسپر بطور بادشاہ اور خداوند کے ابدالآباد حکومت کرنیکے لئے آئیگا۔ اس ایک عالیشان شخص کا ذکر تمام بائبل میں پایا جاتا ہے کل نبی اسکی گواہی دیتے ہیں اور یہہ کتاب جو اسکے آنیکی پیش خبری اپنے ابتدائی صفحوں میں دیتی ہے اور جو کہ اسکے وجود اور اسکے کام کی خبر تمام اپنی رسم و ریت اشارہ کنائیوں اور پیش خبریوں سے ظاہر کرتی ہے اپنے اخیر سطروں میں اسکی دائمی شان و شوکت جو اسکے بھارے کام کا انجام ہوگا دکھلاتی ہے۔ خدا کا کلام شروع سے انجام کا بیان کرتا ہے نہ صرف اس سے ہر ایک گنہگار کی تسلی اور آرام کی خبر ملتی ہے بلکہ اس سے خدا کے ارادے اور تجویزیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس دُنیا کی بابت جسکو اسنے پیدا کیا اور کلیسیا کی بابت جسکو اسنے بچایا ہے یہہ خدا کے ازلی ارادے کو جو یسوع مسیح میں ظاہر ہوا ہے بتلاتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص بائبل کے شروع کے تین باب اور اخیر کے تین باب پڑھے تو وہ اس عجیب مطابقت کو جو انکے درمیان پائی جاتی ہے دیکھیگا۔ (باقی آئندہ)

واقعات اور رائیں

ہم نے مضمون ذیل جس سے عام اہل ہنود کے خیالات خام اور مسیحی مذہب کی غیر ممکن الانسداد قوت و تاثیر ظاہر ہوتی پنجاب مشن نیوز سے ترجمہ کیا ہے جو اخبار مذکور نے ایک تامل زبان کے ہندو رسالہ سے اخذ کرکے شایع کیا تھا۔

مسیحی مشنوں کی نسبت اہل ہنود کی رائے

مشنری لوگ گریٹ برٹن سے بڑے مصارف سے آتے اور ہم سے کہتے ہیں کہ تم بت پرستی کی تاریکی میں ہو اور کہانیوں کا ایک بستہ جسکو وے بائبل کہتے ہیں سچا وید ہے جس سے تم مکت ہو سکتے ہو۔ وے اپنا جال ہمارے بچوں پر بذریعہ تعلیم اسکولوں کے پھیلاتے ہیں اور فی الحال اُنہوں نے ہزاروں کو عیسائی

گرڈالا ہو اور کرتے جاتے ہیں۔ وے دور کے دیہات میں جاکے اور وہاں گرجے بناتے ہیں۔ اگر ہم سوتے رہیں جیسا اب تک ہم کیا تو تھوڑے عرصہ میں ہمارے مندروں میں ایک بھی پرستار نہ پایا جائیگا اور مندر خود گرجا بن جائینگے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ عیسائیوں کا شمار بڑھتا جاتا اور ہندو مذہب دن بدن گھٹتا جاتا ہو۔ اُس کنوئے میں جس سے ہمیشہ پانی نکلتا لیکن اُسمیں پانی کی آمد نہیں ہو کبتک پانی رہیگا؟ اگر ہمارا مذہب بغیر ترقی حاصل کرنیکے متواتر مسیحیت میں جذب ہوتا جاتا ہو تو وہ کیونکر قائم رہیگا؟ جب ہمارا مُلک مسیحیت کے بیابان سے مبدل ہو جائیگا تو کیا ہندو نباتات نشو نما پائیگی؟ ہم کو مشنریوں سے ڈرنا نہ چاہئے اس لئے کہ وے گورے چہرے رکھتے ہیں یا اس لئے کہ وے فرماں روا فریق سے علاقہ رکھتے ہیں۔ گورنمنٹ اور مسیحیت میں کچھ علاقہ نہیں ہو کیونکہ ملکہ معظمہ قیصر ہند نے ہر مذہب کے لئے مساوات کا حکم اشتہار ۱۸۵۸ء میں دیا ہو۔ اس لئے ہمیں مقدور بھر مشنریوں کی مخالفت کرنا چاہئے۔ جب وے منادی کرنیکے لئے کھڑے ہوں ہندوستانیوں کو بھی اُنسے ۵۰ قدم کے فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہئے اور وے جلد بھاگ نکلینگے۔ آؤ ہم ذات اور فرقوں کے تفاوت کو فراموش کریں اور آؤ سب لوگ ایک تن ہو کے اپنے ملک سے مسیحیت کو نکالیں۔ اُن لوگوں کو واپس لینے کے لئے جو عیسائی ہو گئے ہیں جو کچھ کوشش ممکن ہو کرنا چاہئے اور مشن سکولوں سے تمام لڑکوں کو روک رکھنا چاہئے ٭

لکھنؤ چند روز ہوئے کہ کسی صاحبزادہ کشمیری پنڈت کی گھڑی جھوائی ٹولہ میں متصل مکان حکیم یعقوب علی صاحب ایک بدمعاش نے زبردستی چھین لی۔ لچھمی نرائن صراف ساکن کشمیری محلہ کی تھیلی پر دوکان سے پلٹتے وقت دو شخص حملہ آور ہوئے اگر یہی حال رہا اور سرکار سے کچھ تدارک نہ ہوا تو لوگوں کا راستہ چلنا شہر کے بدمعاشوں کی وجہ سے بند ہو جائیگا ٭

سونپور کے میلہ میں مسرس سمتھ اینڈ کمپنی کی ایک شراب کی دوکان تھی۔ اور خلاف ضابطہ سرکار اُس دوکان سے انگریزی سپاہیوں کے ہاتھ شراب بیچی گئی۔ لہٰذا کارخانہ کے مہتمم پر پچاس روپیہ جرمانہ ہوا ٭

جبلپور سے سرکاری ڈاک جو ٹونک کو جاتی تھی ۲۹ جنوری ۱۸۹۰ء کو مقام شیوداسپور کے قریب ڈاکوؤں نے لوٹ لی پارسلوں میں جو قیمتی چیزیں دستیاب ہوئیں وہ لیگئے اور خطوط اور اخبارات وغیرہ وہیں پھینک گئے تحقیقات ہو رہی ہی ٭

پادری سی جی سکاٹ صاحب ایم ڈی جو ریفارمڈ پریسبیٹیرین کلیسیا جنرل سنڈ یو ایس اے سے تعلق رکھتے ہیں ہندوستان میں کام کرنیکے لئے آتے ہیں۔ آیرلینڈ اور پالسٹین ہوتے ہوئے ماہ فروری تک یہاں وارد ہونگے۔ وہ پادری جی ڈبلیو سکاٹ صاحب کے بیٹے ہیں جو سیالکوٹ میں یو پی مشن کے متعلق کام کرتے تھے۔ اور پادری جی ڈبلیو سکاٹ صاحب کے بھائی ہیں جو رڑکی میں کام کرتے ٭

جیسے اِس مُلک میں سانپ والے سانپوں کے آگے بین بجاتے ہیں کیونکہ بین کی آواز پر سانپ فریفتہ ہیں ویسے ہی اٹلی میں ایک قسم کی چھپکلیاں ہیں جو بین کی آواز سنکر اپنے بلوں سے نکل آتیں اور بین بجانیوالے کو گھیر لیتی ہیں ٭

مخزن ناقل ہو کہ اگر کوئی سہواً یا عمداً کسی قسم کا زہر کھا یا پی گیا ہو تو فوراً دو چاء کے پیالے بھر کے میٹھا تیل اسکو پلا دیا جائے۔ اگر مضبوط آدمی ہو تو چار پیالے تیل پینا کافی ہوگا۔ مجرب نسخہ ہو ٭

گجرات کے کھتری لوگوں نے بالاتفاق بوڑھے آدمی کی مرگ پر روٹی کھلانیکی رسم کو جسے بارھواں کہتے ہیں بند کر دیا ہو۔ عام لوگوں میں اکثر جگہہ اِس امر کی گفتگو درپیش ہو کہ مرگ بزرگان پر ضیافت دینے کے واہیات دستور کو بند کیا جاوے اس رواج کی بابت ہر ایک فرقے میں نفرت ہو ٭

علاقہ راولپنڈی کے ایک گاؤں میں ایک عورت نے اپنے سوتیلے بیٹے کو معمولی ناراضگیوں کی وجہ سے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور گھر میں ایک گڑھے کے اندر گاڑ دیا اور اس جگہہ پر چولھا بنا کر روٹیاں پکاتی رہی۔ مگر راز فاش ہو گیا۔ خون زمین کے اندر سے پکارتا ہو ٭

قیصر الاخبار کا ایک کارسپانڈنٹ کلانور ضلع گورداسپور سے لکھتا ہو کہ یہاں پر چوریوں کی کثرت ہو۔ چنانچہ ۲۴ جنوری کی شب کو بڑے بازار میں دس تالے ٹوٹے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہ کام کسی بیرونی چور کا نہیں ہو ٭

جگادھری میں دو ٹھیکہ داروں کے مابین اس بات پر تنازعہ ہوا کہ اوّل ٹھیکہ میں بھرونگا۔ زد و کوب تک نوبت پہنچی ایک نے دوسرے پر غلبہ حاصل کر کے اُسکی ایسی گت بنائی کہ چار گھنٹہ کے بعد اسکا طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ مجرم گرفتار ہوا۔ عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے پچیس روپیہ جرمانہ پر رہا ہو ٭ منہ

جن صاحبوں نے برائے تعمیر نعلی عمارت جدید متعلقہ میو ہسپتال واقع لاہور جو حضور لامع النور شہزادہ البرٹ وکٹر دام اقبالہ کے پنجاب میں بماہ جنوری ۱۸۹۰ء رونق افروز ہونیکی یادگار میں عالیجناب ممدوح کے نام نامی پر موسوم ہوگی چندہ دینے کا اقرار کیا ہو۔ اُنکے اسمائے گرامی کی ایک فہرست ہمارے مطبع میں پہنچی ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ ابھی تک صرف ۱۸۰۹۲ روپیہ جمع ہوئے ہیں اُمید ہو کہ پنجاب کے عالی ہمم اشخاص خصوصاً اور دیگر اضلاع ہند کے عموماً اس کار خیر میں اپنا دست کرم کشادہ فرمائینگے۔ یہاں ڈاکٹر براؤن صاحب بہادر پرنسپل میڈیکل سکول لاہور بطور سکرٹری کمیٹی کام کرینگے ٭

نارتھ ویسٹ پراونس کی میونسپلٹیوں نے ذیل کا قانون بنایا ہو۔ "جو کوئی مہلک اور سرایت کرنیوالے مرض میں گرفتار ہو وہ کھانے پینے کی چیز فروخت کریگا تو اُسپر پچاس روپیہ جرمانہ ہوگا۔ اور بکری کی چیزوں کو اگر کوئی ایسا مریض چھوئیگا جو مہلک اور سرایت کرنیوالے مرض میں گرفتار ہے تو اُسپر بھی پچاس روپیہ جرمانہ ہوگا"۔ حکام نے قانون مذکور کو منظور کر لیا ہو اور عنقریب جاری ہوگا ٭ مخزن

سالومن ٹاپوؤں میں مردم خور بھی رہتے ہیں۔ تھوڑا عرصہ گذرا ایک صاحب نلسن نامی معہ اپنے تین ہمراہیوں کے نازل

خریدنیکے لئے ایک ٹاپو میں داخل ہوئے۔ وہاں کے باشندوں نے اُنہیں اور اُنکے ہمراہیوں کو قتل کیا اور کھا گئے ✦ سنہ

ہندوستان میں خواندہ لوگوں کا شمار چالیس لاکھ ہی۔ ہر سال قریب دس لاکھ تعلیم یافتوں کا شمار بڑھتا ہی ۱۸۸۱ء سے ابتک قریب ایک کروڑ دس لاکھ آدمی مدرسوں کی خواندگی ختم کر چکے ہیں۔ ہماری مذہبی کتابوں کی سوسائٹیوں کے آگے کتنا وسیع کھیت ہی ✦

پٹنہ کے مولوی سید فضل امام خان بہادر کیطرف سے سونے کا ایک تمغہ اور پچاس روپیہ کا انعام اس بات کے لئے مقرر ہوا ہی کہ کاشتکاری کے بارہ میں ایک عمدہ مضمون لکھا جائے مضمون خواہ اُردو میں ہو یا ہندی میں۔ مذکور انعام کے لئے جو صاحبان مضمون لکھیں اُنہیں مناسب ہی کہ اپنے مضامین ماہ مئی سنہ ۱۹۰۹ء کی ۱۰ تاریخ تک پٹنہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے میر مجلس کے پاس بھیج دیں ✦

رفیق النسوان لکھنؤ ناقل ہی کہ چوری اور سینہ زوری کی شکایت ہنوز شہر میں دفع نہیں ہوئی۔ اول وقت شب کو راہگیر گلی کوچوں میں لوٹے جاتے ہیں کہیں سیندھ کی خبر سننے میں آتی ہی کہیں ڈاکہ کی دھمکی دیجاتی ہی ✦

انڈین مرر کا ایک نامہ نگار لکھتا ہی کہ افواہ سُنا گیا ہی کہ ہند میں ایک نیا سررشتہ جسکو ہم پریوی کونسل یا پولیٹکل عدالتِ اپیل یا دونوں کہیں قایم ہونیوالا ہی ✦

بیان کیا جاتا ہی کہ مسٹر نائیٹ مرحوم ایڈیٹر و مالک اخبار سٹیٹسمین کلکتہ کے دو صاحبزادوں نے جنمیں سے ایک ولایت میں ہی یہہ ارادہ کیا ہی کہ اخبار مذکور کو قایم رکھیں اور جس پالسی کو اُنکے باپ نے اختیار کر رکھا تھا اُسی پالسی پر اخبار سٹیٹسمین بدستور اشاعت پذیر رہیگا ✦

خبر آئی ہی کہ ملکِ حجاز جو اہل اسلام کے حج کی تواریخی سرزمین ہی متواتر سال بارشیں نہونے کے باعث بہت خطرناک ہوگیا ہی۔ مکہ اور مدینہ کے راستے رہزنوں سے یہانتک پُر ہیں کہ آئے دن مسافر لوٹے جانیکی خبریں سُنی جاتی ہیں اور قحط یہانتک پھیل گیا ہی کہ لوگ بھوک کے مارے جو کچھ دستیاب ہوتا ہی چبا جاتے ہیں اور آپس میں مویشیوں کی چراگاہوں کی نسبت ہر روز بر سرِ فساد رہتے ہیں۔ پس بہتر ہوگا اگر وہ حاجی جنکا وہاں جانیکا ارادہ ہی کسی عمدہ اور بہتر موقع کا انتظار کریں ✦

عورتیں مردوں سے کسی بات میں کم نہیں۔ وہ نبی بھی ہیں عفیفہ بھی شاعرہ بھی۔ بہادر بھی ہیں۔ واعظ بھی ہیں۔ الغرض سب کچھ ہیں تو کیا ڈاکہ زنی میں پیچھے رہنے والی تھیں۔ پچھلے ہفتہ میں جترسنگی کے قریب سڑک پر آوارہ گرد فرقہ کروچھی کی بارہ عورتوں نے اپنی ہم جنسوں کو سڑک پر روک کر اُنکا تمام زیور اُتار لیا۔ اُنہیں ۔ے ۹ کو پولیس نے گرفتار کرکے راؤ بہادر کھنڈے راؤ وشوا ناتھ کی عدالت میں پیش کیا۔ جنہوں نے اُنکو تحقیقات کے بعد سشن سپرد کیا ہی ✦

دہلی کا اخبار لکھتا ہی کہ یہاں ایک جوگی اپنے دس پانچ چیلوں سمیت آیا ہوا ہی جسنے یہاں کے تمام چماروں سے عہد کرا لیا ہی کہ گائے کا گوشت اور مسلمانوں کا جوٹھا نہ کھاویں اور نا اُنکا پکایا ہوا کھانا تقسیم کریں۔ چنانچہ سب چماروں نے جبراً اقہراً اِس بات کو قبول کر لیا ہی اور کنٹھیاں بندھوالی ہیں ✦

۱۲ ماہ حال کی رات کو ایک چوکیدار مہاراج نام جسکو شہر پشاور کے سوداگروں نے تجارتی مال کی حفاظت پر تعینات کیا ہوا تھا چوروں کے ہاتھ سے ہلاک کیا گیا ✦

لاہور۔ ۱۴ ماہ حال کو رات کے وقت لنڈہ بازار میں جس دیہاتی نے ایک عورت کا گلا کاٹنے کی کوشش کی تھی اُسکی نسبت یوں معلوم ہوا ہی کہ وہ امرتسر سے یہاں پہنچا۔ اور یہانتک تنگ تھا کہ اُسکے پاس گھر پہنچنے کے لئے بھی خرچ موجود نہ تھا۔ پس اُسنے کہیں سے چاقو بہم پہنچایا اور دیکھا کہ عورت مذکور کے گلے میں سونیکی مالا ہی اُسکا دل للچایا اور تمام دن وہ اسکے ارد گرد پھرتا رہا۔ پس رات کے وقت اُسکو تنہا پاکر اُسکے مکان میں گھس گیا۔ اور چاقو سے اُسکے گلے میں زخم لگائے۔ ملزم کا بیان ہی کہ مالا کاٹتے وقت اتفاقیہ زخم لگ گیا ہی لیکن وہ اُسکو ہرگز قتل کرنا نہیں چاہتا تھا۔ کہتے ہیں عورت ہسپتال میں صحت یاب ہو جاتی ہی۔ اور ملزم تحقیقات کے واسطے سپرد ہی ✦

ضلع سیالکوٹ میں ایک کھیت پر دو زمیندار بیٹھے تھے جو آپسمیں چچا بھتیجے کا رشتہ رکھتے تھے بھتیجے کے پاس ایک سولی تھی۔ چچا نے اُس سے سولی مانگی اُسنے نہ دی۔ اسپر ہاتھا پائی شروع ہوئی۔ چچا جوان تھا بھتیجے کے گلے میں چادر ڈالکر اُسکا گلا گھونٹا یہانتک کہ اُسکا طائر روح پرواز کر گیا۔ اور قاتل چچا گرفتار ہوا عنقریب اُسکا ساتھی ہوگا ✦

تاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۰۹ء موضع بیٹر تھل علاقہ مصر کلیہ ضلع انبالہ میں چند سکھوں کے مابین امورات خانگی پر تنازعہ ہوا۔ آتش غضب یہانتک بھڑکی کہ ایک شخص نے اپنے بھائی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ لاش شفاخانہ میں لائی گئی۔ مجرمان ماخوذ ہیں۔ یہہ وہی موضع معروف بیٹر تھل ہی جہاں چند سال کا عرصہ ہوا قوم سکھاں نے دو صرافوں کو بطمع زر پاش پاش کرکے نہر جمن میں ڈالدیا تھا ✦

اجمیر۔ جو مال گاڑی اسٹیشن سرادھنہ کیطرف سے آتی تھی وہ پٹری سے نیچے اُتر گئی۔ گاڑیاں اُلٹ گئیں۔ دو آدمی کٹ کر مر گئے ✦

بیاور سے خبر آئی کہ وہاں چار روز ہوئے روئی کے پیچ پر گٹھے بندھ رہے تھے ایک گٹھے نے زور کیا جس سے پیچ کی پٹری اُچھل کر ایک مزدور کے گلے پر پڑی اور چھری کا کام کر گئی جس سے وہ غریب مزدور مر گیا ✦

بجنور میں ایک بقال انگیٹھی میں کوئلے سلگا کر اُسپر دودھ کا برتن رکھ کر دوکان بند کرکے ہولی کے سوانگ کا تماشہ دیکھنے گیا۔ پیچھے آکر کیا دیکھا کہ جو کچھ دوکان میں تھا سب جلکر خاک سیاہ ہو گیا۔ ہولی ہولی ✦

نہٹور میں ایک شخص نے اپنی بی بی اور ایک چار سالہ لڑکے کو کلہاڑی سے قتل کیا سُنا جاتا ہی کہ یہہ شخص مجنون ہی بہر حال پولیس تحقیقات کر رہی ہی ✦

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

منڈاور میں ایک قصائی کی عورت کے تین بچے پیدا ہوئے عورت مرگئی مگر بچے ہنوز زندہ ہیں +

پنجاب مشن نیوز ظاہر کرتا ہی کہ سیالکوٹ میں سیکڑوں آدمی رومن کاتھولک عقیدے کو چھوڑتے جاتے ہیں +

نظام حیدرآباد نے براہ سخاوت ایک بہت عمدہ قطعہ زمین جو وسعت میں قریب ۴۰۰ بیگہ ہی یوریشین لوگوں اور تیموں کے استعمال کے لئے مرحمت فرمائی +

منصوری میں ایک صاحب کی بندوق دھوکھے سے چل گئی جس سے انکی بہن ہلاک ہوئی +

مدراس میں ایک نیا اخبار موسوم بہ کرشٹین پیٹریٹ شائع ہوا ہی جو ہفتہ وار انگریزی میں چھپتا ہی اور اُسکے جاری کرنے سے دیسی مسیحیوں کا فائدہ مقصود ہی +

جیپور کے مشہور سیٹھ رائے بہادر گوکل داس بلب داس نے دریائے جہلم پر پل بنانے کے لئے پچاس ہزار روپیہ عنایت کیا ہی +

آگرہ میں کپڑے کی ایک اور کل بنے گی جسکا سرمایہ پانچ لاکھ روپیہ ہوگا۔ بہت کچھ روپیہ وصول ہوچکا ہی +

راولپنڈی میں امسال ٹراموے کا کام شروع ہو جائیگا +

مدراس کے ایک گانو میں ایک عورت کے ایک عجیب الخلقت لڑکا پیدا ہوا ہی جسکا چہرہ بالکل بلّی جیسا اور بال لمبے اور موٹے اور ناخن بڑے ہوئے تھے +

دیوان لچھمنداس نے لاہور کی عدالت دیوانی میں ایک یوریشین میم پر اٹھارہ سو روپیہ قرضہ کی نالش کی ہی +

بقول خیر اندیش لاہور میں ہسپتال کے قریب بہت آدمی ایک چھت پر سے بھانڈوں کا تماشا دیکھ رہے تھے کہ یکایک چھت بیٹھ گئی دو آدمی مرگئے اور بہت سے زخمی ہوئے +

۱۰- کو بنگال ناگپور ریلوے کی شاخ بلاسپور سے رائے گڈھ تک کھل گئی +

پُرانے خیالات کے لوگ انگشت بدنداں ہونگے جب وہ سنینگے کہ ملکہ معظمہ کے بیٹے کی گاڑی گھوڑے نیلام ہونیکے لئے بازار میں لائے گئے +

محکمہ جنگلات میں ملازمت کیواسطے دس اَوْر نوجوان انگریز ہندوستان میں آئے ہیں +

ہندوستان میں دس ہزار لائسنس داروں کا افیون فروشی کی ہیں +

ایڈیٹر دہلی پنچ لاہور پر ولی عہد ریاست فریدکوٹ نے بھی نالش دائر کی ہی +

لالہ موسیٰ میں ایک پولیس کنسٹیبل صاحب دانہ کی چوری کرتے ہوئے پکڑے گئے اور ڈیڑھ سال کو قید ہوئے +

آگرہ میں ایک شیر شہر میں آگیا دریائے جمن کے قریب دس بارہ آدمیوں کو زخمی کیا +

مہاراجہ پٹیالہ نے پرنس وکٹر کی یادگار تشریف آوری کے لئے پنجاب یونیورسٹی کو پچاس ہزار روپیہ عطا فرمایا +

میرٹھ میں آج کل وبائے چیچک کا زیادہ زور بیان کیا گیا ہی +

داروغہ جیل ملتان کے ناک کاٹنے والے قیدی کی میعاد ۲ سال اَوْر بڑھائی گئی ہی +

مقدمہ لائیبل کلکتہ میں مالک اخبار پایونیر پر ۲ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا +

بنگال کے ایک موضع کونگرام میں ایک حجام کی عورت نے دفعتاً ۴ بچے جنے جن میں سے تین پیدا ہوتے ہی مرگئی +

صاحب کشف الاخبار نے عرب کی موجودہ حالت پر ایک طول طویل مگر رقت آمیز مضمون لکھا ہی جس سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں +

دکھن افریکہ کیطرف ۱۸ برس کے عرصہ میں بہت ہیرے دستیاب ہوئے۔ ایک ہیرا کوہ نور سے بڑا اور قیمتی ہی +

گینیا میں لنڈن مشنری سوسائیٹی کے ایجنٹ پادری اڈوین سیویج صاحب اور اُنکے متعلقین کو وہاں کے باشندوں نے قتل کرڈالا۔ مفصل خبر ابھی نہیں آئی +

اٹھارہ برس گذرے جاپان میں ایک اخبار چھپتا تھا۔ مگر آج کل ۵۷۵ اخبارات ہفتہ وار اور روزانہ شائع ہوتے ہیں +

انگلستان میں افیونیوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہی +

۱۱ فروری کو پارلیمنٹ لنڈن کھلا ہر مجسٹی نے اپنے اسپیچ میں غیر طاقتوں کے تعلقات تسلی بخش ظاہر کئے +

۷ فروری یارا کوٹا جہاز کا تنور بھاپ سے پھٹ گیا دو جہازران مرگئے اور آٹھ زخمی ہوئے +

سمرقند سے خبر ملی کہ روسیوں نے صوبہ میں انکم ٹکس لگا دیا۔ شاہ بخارا اور شہر کا قاضی دونو مرگئے +

سیام کے بادشاہ نے ایک شاہی محل اور مکانات اور بہت زمین امریکن پریسبٹیرین مشن کو مرحمت فرمائی ہی +

میڈیگاسکر میں سونا کثرت سے برامد ہوتا ہی اس جزیرے کے قریباً کل باشندوں اور بادشاہ نے چند روز سے مسیحی مذہب کو قبول کیا ہی +

سلطان زنجبار کی وفات کی خبر پایہ تصدیق کو پہنچ گئی ہی +

لارڈ ہیرس جدید گورنر بمبئی ہندوستان میں آنے کے لئے ۲۷ ماہ حال کو جہاز پر سوار ہونگے +

سرحدی حفاظت کے کاموں پر گورنمنٹ ہند چالیس کروڑ روپیہ خرچ کریگی +

جیلخانہ منڈالی میں غدر ہوا۔ ۶ قیدی نشانہ بندوق کئے گئے +

مسٹر سٹینلی نے افریکہ میں ۵۴۰۰ میل سفر کیا ہی۔ جسمیں ایک ہزار میل اُنکو پیدل چلنا پڑا اور سفر کے کل مصارف ۳۰ ہزار پونڈ سے کم ہوئے +

بصرہ میں ۲ ہزار آدمی ہیضہ سے مرچکے ہیں۔ تمام ملک حجاز کی ہوا آج کل بگڑی ہوئی ہے +

گورنمنٹ فرانس نے ڈیوک آف اورلینس کو حکم جلاوطنی بعد قید دو سال دیا ہے +

ماہ مئی میں جو ٹیلیگراف کانفرنس پیرس میں ہونیوالی ہے اسمیں ہندوستان کے ڈیلیگیٹ بھی شامل ہونگے +

گورنمنٹ روس نے ابی سینیا میں برٹش کانسل مقرر کرنیکا ارادہ کیا ہے۔ وہاں مشنری بھی بھیجے جاینگے +

چھوٹے چھوٹے افغان سرداروں نے اپنے اور اپنے آدمیوں کے لئے انگریزی دیسی فوج کی یونی فارم کی تقلید کرنیکا ارادہ کیا ہے +

بالائی برہما میں اسوقت تک ۸۰ مدارس انگریزی و دیسی زبانوں کے جاری ہوچکے ہیں +

برہما میں بقول نامہ نگار خیراندیش اب بالکل امن ہے اور ڈاکوؤں کے تعاقب میں اب فوجیں بھیجنی بالکل بند ہوگئی ہیں +

قیاس کیا جاتا تھا کہ بالائی برہما سے قریب ۸۰ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوگی پر ایک کروڑ کی آمدنی ہوئی۔ لوئر برہما سے قریب ۳ کروڑ کی آمدنی ہوئی +

سال گذشتہ میں بمبئی میں چوبیس نئے اخبارات جاری کئے گئے +

خوشی کی بات ہے کہ سردار محمد حیات خان صاحب مستقل طور پر ڈویزنل جج ہوگئے +

ایک مہینہ کے اندر اندر گورنمنٹ کی رائے محکمہ مسکرات کی بابت ظاہر ہو جائیگی +

بقول ایک کلکتہ کے اخبار کے دھرمیر کہال کے چائی باغ میں ڈیڑھ سو قلی بھوکوں مرگئے۔ کیونکہ چار مہینے سے انکو تنخواہ نہیں ملی +

بمبئی کے محلہ قاضی باڑہ میں سخت آتشزدگی واقع ہوئی ۲۵ ہزار کا نقصان ہوا +

ریاست میسور کی سالانہ آمدنی ۱۰۳ لاکھ روپیہ ہے اور گورنمنٹ میسور اپنی رعایا سے بقایائے لگان پر بھی سود لیتی ہے +

۹ - جنوری کو نوجوان مہاراجہ بوندی کو کرنل والٹر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے مسند نشین کیا +

مولوی صدیق حسن خانصاحب کی بیماری بڑھتی جاتی ہے۔ بیگم صاحبہ کے حکم سے اُنکی صحت کے لئے مساجد میں دُعا کی جاتی ہے +

منشی ٹھاکر پرشاد صاحب دیوان ریاست بھوپال زیر تحقیقات حوالات میں ہیں +

اندور میں بدانتظامی کا سیلاب اب طوفان ہوتا جاتا ہے۔ تازہ شکائتیں ایجنسی میں پیش ہوئی ہیں +

مہاراجہ ہولکر نجومیوں اور پنڈتوں کے پھندے میں گرفتار ہیں ریاست کے کاروبار کیطرف توجہ نہیں ہے +

پشاور میں شہزادہ البرٹ وکٹر نے رسالہ سواران کو پسند کرکے جیب خاص سے دو سو روپیہ بطور شیرینی کے عنائت فرمایا +

حضور قیصرہ ہند نے بطور بڑے دن کے تحفہ کے شہنشاہ ولیم کو اپنی شکار گاہ سے چند ہرن بطور تحفہ بھیجے ہیں

ٹرکی میں غیر مسلم رعایا سے یکسالہ بچے سے لیکر ۷۰ سال کے بوڑھے تک سے جزیہ لیا جاتا ہے +

سلطنتِ ٹرکی میں قاعدہ ہے کہ غیر زبانوں کے اخبارات کے مضامین چھپنے سے پہلے سرکاری افسر دیکھ لیتے ہیں +

جاپان کے بڑے بڑے شہروں میں بجلی کی روشنی ہونی شروع ہوگئی ہے +

وائینا سے خبر آئی کہ گورنمنٹ روس بخارا کی فوج پر جو تعداد میں ۶۰۰۰۰ ہے قبضہ کرنیوالی ہے +

ڈیوک اور ڈچس آف کناٹ ایک مہینے کینڈا میں رہینگے بعد جون کے آخری شنبہ لنڈن میں پہنچ جائینگے +

امریکہ میں عہدہ پریزیڈنسی کے لئے ایک عورت تیار ہوئی ہے +

لنڈن میں تجویز ہے کہ یورپین سکولوں میں مشرقی زبانوں کی تعلیم جاری ہو +

شاہ ایران نے امین السلطان کو اعلیٰ تمغہ دیا۔ امین السلطان انگلنڈ کے دوست ہیں

سیبریا میں روسی فوج بہت بڑھ گئی اِس سبب سے چین بھی اپنی فوج منچوریا میں بڑھا رہا ہے +

خیال کیا جاتا ہے کہ فرانس اور جرمنی نے بھی پرتگال کو اپنی رائے سے انگلستان کے خلاف مدد دی +

حضور قیصرہ ہند ۲۵ مارچ کو روانہ سیر فرانس ہونگی +

انبالہ سے کالکا تک ریلوے یکم اکتوبر کو جاری ہوجاویگی +

درہ خوجک میں ۱۲۴۰۰ فیٹ سرنگ ریلوے کے لئے نکالی گئی ہے +

کلکتہ میں معزز بنگالی عورتوں نے مینا بازار کھولا ہوا ہے +

گارو کے جنگلات میں ۷۴ وحشی ہاتھیوں کا جھنڈ پکڑا گیا +

بیان ہوا کہ انگلستان کی گندم لایق کاشت ہند کے نہیں ہے +

سنہ ۱۸۸۹ء ۱۰ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ چا ہند میں پیدا ہوئی ہے +

مراد آباد میں ایک بچہ زیور کے لالچ سے قتل کیا گیا +

کریٹ کے رؤسائے نے سلطان روم کو شکریہ انتظام کا ایڈریس بھیجا +

پرنس بسمارک افواہ ہے کہ عہدہ وزارت چھوڑنا چاہتے ہیں + عام

خدیو مصر نے امین پاشا کو سوئکم کا گورنر مقرر کیا ہے +

جرمنی میں ضعیف و ناکارہ مزدوروں کی دستگیری کے لئے فنڈ قایم ہوا +

سلطان زنجبار مرحوم کا بھائی علی جانشین منتخب ہوا ہے +

بنارس میں جمعرات کو ۱۱ جگہہ آگ لگی ایک آدمی مرا

۱۲- فروری کو بمبئی میں آگ لگی - دس لاکھ کا نقصان بیان کیا گیا +

جدید سلطان زنجبار نے تمام یورپین افسران کو دعوت مبارکباد دی +

امرتسر میں بھی واٹر ورکس جاری کرنیکی تجویز ہے +

پارلیمنٹ انگلستان نے ہندکی نیشنل کانگرس کی سفارش پر غور کیا +

سرکاری خبریں

رائے بہادر کشن چند صاحب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور کو ۶۰ یوم کی رعایتی رخصت یکم مارچ ۱۸۹۰ء یا تاریخ مابعد سے عطا ہوئی +

بہ تیسیخ احکام سابقہ خان بہادر وزیرزادہ محمد عمر خان صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر کے جنکی بحالی کی نسبت رپورٹ ہوئی ہے ضلع پشاور میں تعینات کیا گیا +

لفٹنٹ ہیڈن صاحب کو ۴۲ یوم کی رعایتی رخصت تاریخ استفادہ سے عطا ہوئی +

جے ولسن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر شاہپور کو یوروپ جانیکے لئے ساڑھے چھ ماہ کی رخصت فرلو ۱۵- اپریل یا تاریخ مابعد سے عطا ہوئی اور بجائے اُنکے کپتان ایف ڈبلیو اجرٹن صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ اسمٰعیل خان کام کرینگے +

۲۱- فروری ۱۸۹۰ء

بپتسمہ کی خبریں

بتاریخ ۱۰ فروری فریدپور ضلع بریلی میں پادری سی ایل بیر صاحب نے تین آدمیوں کو بپتسمادیا +

بتاریخ ۲ فروری بمقام بہرام گھاٹ ضلع بارہ بنکی پادری ایس پاؤل صاحب نے ایک لڑکی کو بپتسمادیا +

بتاریخ ۱۰ فروری پادری سی ہینک صاحب نے پانچ آدمیوں کو بپتسمادیا +

اسی تاریخ میں صاحب موصوف کے ہاتھ سے ایک پٹھان نے بپتسما پایا +

بتاریخ ۵ فروری - بمقام عظیم پور ضلع بریلی پادری اے سالوسن صاحب نے پندرہ آدمیوں کو بپتسمادیا +

تار کی خبریں

برلن ۱۸- فروری - علی العموم افواہیں مشہور ہوئی ہیں کہ پرنس بسمارک پروشیا کی وزارت سے علیحدہ ہونیوالے ہیں +

سینٹ پیٹرز برگ ۱۸ فروری - گورنمنٹ روس نے حکم دیا ہے کہ آئندہ موسم گرما میں کئی زرہ پوش جہاز اور بڑی بڑی کشتیاں تیار کیجائیں +

لنڈن ۱۹ فروری ہوس آف کامنز میں سرجے گورسٹ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ گورنمنٹ مہاراجہ صاحب کشمیر کے ایسے حقوق پر ہر ایک طرح غور کرنے کے لئے تیار ہے جو انکی رعایا کے حقوق سے منطبق ہوں اور مہاراجہ صاحب کی بحالی کے بارہ میں آپنے فرمایا کہ اسے موجودہ حالت کی اصلاح کے قبل از وقت تصور کرلینا ہے +

لنڈن ۱۹ فروری کانگو اور دوسرے افریکن ملک کے سرحدی تنازعات کے بارہ میں سوئٹزرلینڈ نے پرتگال اور انگلستان کا ثالث ہونا منظور کرلیا ہے +

لنڈن ۱۹ فروری - ایم ہینی کر ہیٹن نے صنعتی سوسائٹی میں ایک کا غذ پڑھا جسمیں بیان کیا کہ تمام سلطنت میں ایک بحری پینی محصول ڈاک اور ارزاں ٹیلیگراف جاری ہونا چاہئے اس سے ہند کو بہت سے بھاری فواید حاصل ہونگے +

بمبئی ۲۰ فروری عورت دسنت مسٹر آئرک ممبر پارلیمنٹ کی نسبت اقدام قتل کے جرم میں زیر تجویز ہوئی ہے - مگر ممبر مذکور نے حلف اُٹھانے سے انکار کیا کہ بندوق اتفاقاً سَر نہیں ہوئی تھی +

واشنگٹن - ۱۹ فروری سینٹ نے برٹش کلان کے عہدنامہ حوالگی ملزمان کو منظور کرلیا ہے +

لنڈن ۱۹ فروری متواتر خبریں پہنچ رہی ہیں کہ روس نے بلگیریا سے تین ملین روبل طلب کئے ہیں جو خرچہ جنگ روم وروس کی بابت از روئے عہدنامہ برلن بلگیریا سے واجب الطلب ہیں +

برلن ۲۰ فروری پرنس بسمارک کی علیحدگی کے بارہ میں پھر خبر آئی ہے جسپر یہہ ایزاد کیا گیا ہے کہ وہ اپنا تمام مال و اسباب برلن سے اپنے وطن کو لیجائینگے +

پونا ۱۹ فروری - ڈیوک آف کنناٹ کمانڈر انچیف بمبئی ۲۲ ماہ حال کو بمبئی کیطرف نہضت فرما ہوئے - جہاں حضور پرنس البرٹ وکٹر کے واپسی سفر پر یہاں پہنچنے کا انتظار کرینگے +

کلکتہ - ۲۰ فروری کل مسٹر جسٹس نورس کے فوجداری سیشن میں دو گورے سپاہی پیش ہوئے جنہوں نے دمدم کے قریب ایک دیہاتی کو قتل کیا تھا دونوں نے جرم سے انکار کیا سرکاری وکیل نے مقدمہ کو طول طویل تقریر سے شروع کیا اور سب سے پہلے ایک شخص کو لڈز بردگواہ پیش ہوا جو قتل کی تاریخ ملزموں کے ساتھ تھا - اور اُسکو معافی کے اقرار پر سرکار کیطرف سے پیش کیا گیا - مگر شہادت ہوتے ہی عدالت برخاست ہوئی +

بمبئی ۲۰ فروری بمبئی گزٹ کو معلوم ہوا ہے کہ سلطان

زنجبار کی وفات یہانتک اتفاقیہ وقوع میں آئی ہو کہ باوجود عربوں کی مخالفت کے لاش کو چیر پھاڑ کر امتحان کرنا ضروری معلوم ہوا ہو +

پٹیالہ ۸ فروری- ہزآنر لفٹنٹ گورنر اور ہز ایکسلنسی سر فریڈرک رابرٹس نے بھی رسالہ پٹیالہ کی بہادرانہ اور تہورانہ کارروائیوں پر ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر کو مبارکباد دی ہو +

لنڈن ۱۹ فروری مسٹر امیر علی صاحب بیرسٹر ایٹ لا، آنریبل آر- سی- متر کی جگہہ مستقل طور پر ہائیکورٹ کلکتہ کے جج مقرر ہوئے +

رباعی

جو یوں رہے ہم صبح کہیں شام کہیں
دُنیا میں نظر آیا نہ آرام کہیں
بے کار سیحا کے سوا سب تھے سفیر
انجام کو پہنچا نہ میرا کام کہیں

ایضاً

دُنیا کی بلندی اور پستی دیکھی
ہر جنس جہاں ہنگی و سستی دیکھی
اس عالم اجسام کے دریا میں سفیر
مانند حباب اپنی ہستی دیکھی

ضرورت

ہوشیارپور لڑکیوں کے یتیم خانہ اور بورڈنگ سکول کے لئے ایک عورت اُستاد کی ضرورت ہو- چاہئے کہ یہ اُستاد عیسائی ایماندار ہو اور کم سے کم فارسی اُردو میں مڈل پاس شدہ یا مڈل تک تحصیل علم کری ہوئی ہو- اگر پڑھانے کے کام میں کچھ تجربہ بہ کار ہو- اور سوئی کاری سے واقف ہو تو زیادہ پسندیدہ ہوگا- اِس قسم کی لیاقت رکھنے والی کوئی عورت یا لڑکی اگر اِس عہدہ کی خواہش رکھتی ہو تو اپنی درخواست بقلم خود لکھ کر معہ سندات مسز چٹرجی کے پاس ہوشیارپور میں بھیجدیوے اور اُنکے ساتھ اپنی تنخواہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت کرے +

المشتہر

پادری کے سی چٹرجی ہوشیارپور ۱۵ فروری ۱۸۹۰ء

اشتہار

واضح ہو کہ بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور کی پڑھائی کا شروع امسال ۹- مارچ سے ہوگا- لہذا مسیحی بھائیوں کو مطلع کیا جاتا ہو- کہ جو لڑکا مدرسہ مذکور میں داخل کرانا چاہے وہ اپنی درخواست تاریخ مقررہ سے پیشتر ارسال کرے تاکہ بعد ازاں طلباء کی ترتیب جماعت میں خلل نہ ہو +

نیز جو مسیحی طلباء مڈل پاس شدہ مدرسہ مذکور میں داخل ہونگے اُنمیں سے ایک کو بعد امتحان لیاقت کے جو اچھا نکلیگا اُسکو پانچ روپیہ ماہواری وظیفہ دو برس تک ملیگا- اور امتحان ۱۵ مارچ پر ہوگا +

نیز کہ ایک ہوس ماسٹر کی بھی ضرورت ہو- جو کہ انگریزی اور اُردو میں مڈل پاس شدہ کی لیاقت رکھتا ہو جسکی دینداری اور خوش اخلاقی کی پختہ سند اُسکے علاقہ کے پادری صاحب سے ملسکے فیصلہ تنخواہ وغیرہ اور کارگذاری کا بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سے ہوسکتا ہو +

المشتہر

پادری ایجرٹن کارفیلڈ صاحب پرنسپل مدرسہ

اشتہار

ذیل کی نادر الوقت کتابیں

(۱) سرگذشت لیڈی ڈفرن صاحبہ باتصویر- جو حضور فیض گنجور مسٹر کالون بہادر لفٹنٹ گورنر بہادر چیف کمشنر ممالک مغربی وشمالی واودھ کے نام سے منسوب ہوئی ہو جسکی سرپرستی حضور نے بڑی خوشی سے قبول فرمائی ہو اُسکی عمدگی کے لحاظ سے ۴ر سے پانچ روپیہ تک ہو- پانچ روپیہ اُس مجلد سنہری جلد کی قیمت ہو کہ روسائے عظام اور مہاراجگان وغیرہ کے کتب خانہ میں رکھنے کے لائق ہو +

(۲) سوانح عمری لارڈ لینسڈون صاحب بہادر وائسرائے وگورنر جنرل بہادر ہند- یہہ کتاب اپنی آپ ہی نظیر ہو قیمت ۸ر سے پانچ روپیہ تک ہو +

(۳) سرگذشت ملکہ معظمہ قیصر ہند باتصویر جو جوبلی کی خوشی میں تیار کی گئی تھی قیمت صرف ۴ر +

(۴) دلچسپ حالات شہزادہ وکٹر یہہ کتاب ابھی ابھی تیار ہوئی ہو قیمت ۱ر نمونہ سرگذشت لیڈی ڈفرن صاحبہ اور پرانس ہکلیس جسمیں اِن تینوں کتابوں کا دلچسپی کے ساتھ کل بیان پایا جاتا ہو صرف ۲ر پر مل سکتا ہو +

اول کی دو کتابیں حسب اجازت جناب لیڈی ڈفرن صاحبہ اور لارڈ لینسڈون صاحب بہادر کے بڑی خوبی سے تیار ہوئی ہیں +

ماہ گذشتہ میں چند اخباروں میں اِن کتابوں کا اشتہار دیا گیا تھا ہر طرف سے کتابوں کی مانگ کی بے انتہا درخواستیں پہنچیں +

رعایت انجمنوں اور سکول کے طلباء کے لئے دو مہینے تک ہم نے محصول ڈاک معاف کر دیا ہو +

المشتہر

اے فوربس مشن کالج گولہ گنج- لکھنؤ-

لودیانہ

بارش ابھی تک نہیں ہوئی جسکی بہت ضرورت ہو غلہ گران ہوتا جاتا ہو- موسم بدل گیا- دھوپ ابھی سے اپنی تیزیاں دکھا رہی